محض اللہ کیلئے کئے گئے اعمال کی بدولت دنیااور آخرت کی مصیبت سے نَجات مِلتی ہے

الْخُطْبَةُ الأُولَى

الْحَمْدُ لِلَّهِ مَا تَتَابَعَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ، جَعَلَ فِي قَصَصِ السَّابِقِينَ عِبْرَةً لِأُولِي الْأَبْصَارِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ سَارَ عَلَى هَدْيِهِمْ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ سُبْحَانَهُ:(وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا* وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ)[١].

رفیقانِ ملت اسلامیہ! میرے عزیز بھائیو! نبی رحمةٌ لِّلعٰلمینﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے «انْطَلَقَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتَّى أَوَوْا الْمَبِيتَ إِلَى غَارٍ، فَدَخَلُوهُ فَانْحَدَرَتْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ، فَسَدَّتْ عَلَيْهِمُ الْغَارَ، فَقَالُوا: إِنَّهُ لَا يُنْجِيكُمْ مِنْ هَذِهِ الصَّخْرَةِ إِلَّا أَنْ تَدْعُوا اللَّهَ بِصَالِحِ أَعْمَالِكُمْ»[٢]. تم سے پہلی امت کے تین آدمی سفر میں نکلے یہاں تک کہ رات

(١) الطلاق : ٢ – ٣.
(٢) متفق عليه .

گذارنے کے لئے انہوں نے ایک غار میں پناہ لی پس جب وہ غار میں داخل ہو گئے تو پہاڑ سے ایک پتھر لڑھکا اور اس نے ان پر غار کا دہانہ بند کر دیا۔ انہوں نے آپس میں ایک دوسرے سے کہا کہ اس پتھر سے فقط اسی صورت میں نَجات مل سکتی ہے کہ تم اپنے نیک اعمال کے وسیلہ سے اللہ جَلّ جَلالُہ کی بارگاہ میں دعا کرو۔ پس وہ سب دعا کے ساتھ اللہ تعالی کی طرف متوجہ ہوئے اور انہوں نے بہت ہی عاجزی کے ساتھ اللہ رب العزت سے دعا کی کہ وہ ان کے نیک اعمال اور اخلاص و لِلّٰہیت کی برکت سے ان کو نَجات عطا فرمادے کیونکہ خدائے عَزَّوَجَلّ ہی سب کو بچانے اور نَجات دینے پر قادر ہے، بہر حال ان میں سے پہلے شخص نے اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک اور ان کی خدمت جیسی نیکی کا سہارا لیا اور ماں باپ کو اہل وعیال اور تمام لوگوں پر فوقیت دینے اور ان کی راحت کیلئے مشقت برداشت کرنے کے وسیلے سے دعا کی پس اس نے عرض کیا: «اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ، وَامْرَأَتِي، وَلِيَ صِبْيَةٌ صِغَارٌ أَرْعَى عَلَيْهِمْ، فَإِذَا رَجَعْتُ إِلَيْهِمْ حَلَبْتُ فَبَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ فَسَقَيْتُهُمَا قَبْلَ بَنِيَّ، وَأَنَّهُ نَأَى بِي ذَاتَ يَوْمٍ الشَّجَرُ فَلَمْ آتِ حَتَّى أَمْسَيْتُ، فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا، فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ، فَجِئْتُ بِالْإِنَاءِ، فَقُمْتُ عِنْدَ رُؤُوسِهِمَا أَكْرَهُ أَنْ أُوقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا، وَأَكْرَهُ أَنْ أَسْقِيَ الصِّبْيَةَ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَبْكُونَ وَيَصِيحُونَ عِنْدَ قَدَمَيَّ، فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ دَأْبِي وَدَأْبَهُمْ حَتَّى طَلَعَ

الْفَجْرُ». یا اللہ! میرے بوڑھے اور ضعیف العمر والدین میری بیوی اور کئی چھوٹے چھوٹے بچے تھے میں ان کی خوراک اور پرورش کیلئے بکریاں وغیرہ چَرایا کرتا تھا جب میں گھر واپس آتا دودھ نکالتا اور اپنے والدین سے ابتدا کرتا اور اپنے بال بچوں سے پہلے ان کو دودھ پلاتا تھا ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ چراگاہ کے درخت مجھ کو دور لے گئے یعنی بکریوں کو چَراتے چَراتے میں دور نکل گیا پس میں وقت پر گھر واپس نہ آسکا یہاں تک کہ شام ہوگئی، جب میں گھر پہونچا تو ماں باپ کو سویا ہوا پایا میں نے معمول کے مطابق دودھ نکالا پھر دودھ کا برتن لیا اور والدین کے سرہانے کھڑا ہوگیا مجھے ان کو نیند سے جگانا بھی ناگوار معلوم ہوا اور یہ بات بھی ناگوار معلوم ہوئی کہ میں ان دونوں سے پہلے اپنے بچوں کو پلاؤں جبکہ بچے میرے قدموں میں پڑے (بھوک سے) رو رہے تھے اور چلا رہے تھے میری اور ان کی یہی کیفت رہی یہاں تک کہ اسی حال میں صبح ہوگئی۔اس نے اپنے اس عمل کا حوالہ دیا پھر یہ کہتے ہوئے دعا کے ساتھ اللہ کی طرف متوجہ ہوا: «اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ، فَفَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ مِنْ هَذِهِ الصَّخْرَةِ، فَانْفَرَجَتْ شَيْئًا لَا يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ». یااللہ اگر میں نے یہ کام محض تیری رضامندی حاصل کرنے کے لئے کیا تھا تو اس چٹان کی مصیبت سے ہمیں نجات عطا فرمادے جس میں ہم

مبتلا ہیں ۔چنانچہ چٹان اپنی جگہ سے تھوڑی سی کھسک گئی۔مگرابھی ان کیلئے غار سے نکلنا ممکن نہیں تھا چٹان کا اپنی جگہ سے کسی حدتک کھسک جانا اس شخص کی اطاعت کے خالص اور مقبول ہونے کی نشانی تھی اور اس کے نیک عمل سے اللہ کے راضی ہونے کی دلیل تھی در حقیقت والدین کے ساتھ حسن سلوک ایسی نیکی ہے جس کا ثواب اور ثمرہ اللہ رب العزت دنیاہی میں عطاکردیتاہے والدین اپنے بچوں کے حسن سلوک اور خدمت کے سب سے زیادہ مستحق ہیں کیونکہ اولاد پران دونوں کا بہت زیادہ فضل واحسان ہوتاہے اور بچوں پر والدین کے بہت زیادہ حقوق عائد ہوتے ہیں چنانچہ اللہ جَلّجَلالُہٗ نے اپنی شکرگذاری کے حکم کوان کی شکرگذاری کے ساتھ جوڑکربیان فرمایا ہے پس والدین کے بارے میں ارشاد فرمایا :(أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ)[1]. یہ کہ تومیری اور اپنے ماں باپ کی شکرگذاری کیاکر،باری تعالی نے والدین کے ساتھ بھلائی کااور عمدہ معاملے کا تاکیدی حکم دیاہے خاص طور پر جب وہ بُڑھاپے کی منزل کو پہونچ جائیں اور وہ ہمارے پاس موجود ہوں ایسی صورت میں وہ ہماری خدمت اور ہماری دیکھ بھال پر موقوف رہتے ہیں جیساکہ بچپن میں خود ہمارابھی یہی حال تھا[2].کہ ہم ان کی پرورش شفقت اور دیکھ بھال کے محتاج تھے باری تعالی کا

(١) لقمان : ١٤.
(٢) تفسير الرازي : (٣٢٤/٢٠).

ارشاد ہے: (وَقَضَى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا)[١]. اور تمھارے رب نے یہ حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو اگر ان میں سے کوئی بھی یا دونوں تمھارے پاس بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انہیں اُف تک نہ کہو اور نہ اُنہیں جِھڑکو اور ان سے نرمی اور ادب کے ساتھ بات کیا کرو،

محض اللہ کی رضا کیلئے نیک اعمال کرنے والو! اس کے بعد دوسرے نے اللہ تعالی کے خوف وخشیت اور اس کی نافرمانی سے اجتناب کے ذریعے اللہ کا قرب حاصل کیا جبکہ اس کے لئے نافرمانی اور گناہ کے سارے اسباب فراہم ہو چکے تھے اور گناہ کی راہ بالکل آسان ہوگئی تھی بہر حال اس نے اللہ کی بارگاہ میں عرض کیا: «اللَّهُمَّ كَانَتْ لِي بِنْتُ عَمٍّ، كَانَتْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ، فَأَرَدْتُهَا عَنْ نَفْسِهَا، فَامْتَنَعَتْ مِنِّي؛ حَتَّى أَلَمَّتْ بِهَا سَنَةٌ مِنَ السِّنِينَ -أَيْ: أَصَابَتْهَا ضَائِقَةٌ وَحَاجَةٌ- فَجَاءَتْنِي، فَأَعْطَيْتُهَا عِشْرِينَ وَمِئَةَ دِينَارٍ عَلَى أَنْ تُخَلِّيَ بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِهَا». یا اللہ: میری ایک چچازاد بہن تھی جو مجھے تمام لوگوں سے زیادہ

---

(١) الإسراء: ٢٣.

محبوب تھی پس میں نے اس سے اپنی نفسانی خواہش پوری کرنے کا ارادہ کیا مگر وہ اس پر آمادہ نہ ہوئی۔ یہاں تک کہ ایک سال اس پر قحط آپڑا یعنی اس کو کچھ تنگی اور ضرورت پیش آئی، چنانچہ وہ میرے پاس آئی، میں نے اس کو ایک سو بیس دینار اس شرط پر دیئے کہ وہ مجھے اپنی ذات سے نہیں روکے گی اور مجھے اپنے نفس پر قابو دیدے گی۔ بہرحال جب وہ شخص گناہ پر بالکل آمادہ ہوگیا تو اس کی چچازاد بہن نے اس کو اللہ جلّ جلالہٗ کی یاد دلائی جو ہر قسم کے ظاہر و باطن کو جاننے والا ہے پس اس عورت کی بات اثر کرگئی اور اس کے دل میں اللہ کا خوف بیٹھ گیا اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے اس کو ڈر محسوس ہوا اور اس نے اپنے نفس کو حرام خواہش سے روک لیا اس نے اپنی چچازاد بہن کے ساتھ احسان واکرام کیا اس کے ساتھ صلہ رحمی کا مُعاملہ کیا اور وہ مال بھی اسکے حوالہ کردیا جیساکہ اس کی اگلی بات سے ثابت ہورہا ہے: «فَانْصَرَفْتُ عَنْهَا وَهِيَ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَتَرَكْتُ الذَّهَبَ الَّذِي أَعْطَيْتُهَا، اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ، فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ، فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ مِنْهَا». پس میں اس عورت سے کنارہ کش ہوگیا، حالانکہ وہ مجھے سب سے زیادہ محبوب تھی، اور جس قدر سونا میں نے اس کو دیا تھا وہ بھی چھوڑ دیا: یااللہ! اگر میں نے یہ عمل محض تیری رضا کے

لئے کیا تھا تو اس مصیبت سے ہمیں نجات دیدے جس میں ہم گرفتار ہیں۔ چنانچہ چٹان اپنی جگہ سے تھوڑی سی اور سرک گئی۔ مگر وہ لوگ ابھی بھی اس غار سے نہیں نکل سکتے تھے۔ بلا شبہ یہ شخص اللہ کا مثالی بندہ تھا اور ان خاص حضرات میں سے تھا جن سے اللہ جل جلالہ راضی ہوتا ہے ان کی دعاوں کو قبول کرتا ہے ان کو ہر قسم کی پریشانیوں سے نجات عطا کرتا ہے ان کے احوال کو بہتر کر دیتا ہے اور آخرت میں ان کو جنت میں داخل کرے گا اور ان کو جنت کی پہچان بھی کرادے گا جس کے بعد ان کی فرحت و شادمانی میں اضافہ ہوجائے گا باری تعالی کا فرمان ہے: (إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ)[1]. بے شک جو لوگ بن دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کیلئے مغفرت اور اجر عظیم ہے

اخلاص و للّٰہیت کا اہتمام کرنے والو! تیسرے شخص نے اپنے مزدور کو اس کی مزدوری دینے اور معاملات میں امانت ودیانت کا سہارا لیکر اللہ کا قرب حاصل کیا اور عرض کیا: «اللَّهُمَّ إِنِّي اسْتَأْجَرْتُ أُجَرَاءَ، فَأَعْطَيْتُهُمْ أَجْرَهُمْ غَيْرَ رَجُلٍ وَاحِدٍ؛ تَرَكَ الَّذِي لَهُ وَذَهَبَ، فَثَمَّرْتُ أَجْرَهُ حَتَّى كَثُرَتْ مِنْهُ الْأَمْوَالُ، فَجَاءَنِي بَعْدَ حِينٍ فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ أَدِّ إِلَيَّ

---

(١) الملك : ١٢.

أَجْرِي، فَقُلْتُ لَهُ: كُلُّ مَا تَرَى مِنْ أَجْرِكَ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ... فَأَخَذَهُ كُلَّهُ فَاسْتَاقَهُ، فَلَمْ يَتْرُكْ مِنْهُ شَيْئًا، اللَّهُمَّ فَإِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ، فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ»[1]. یا اللہ میں نے کچھ مزدوروں کو کام پر لگایا تھا اور میں نے سب کو ان کی مزدوری دے دی تھی۔ مگر ان میں سے ایک آدمی اپنی مزدوری چھوڑ کر چلا گیا میں نے اس کا حق کاروبار میں لگادیا اور اس کو بڑھانا شروع کیا یہاں تک کہ اس سے بہت زیادہ مال جمع ہوگیا پھر وہ ایک عرصے کے بعد میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اے اللہ کے بندے مجھے میری مزدوری دیدے۔ میں نے اس سے کہا تم اپنے سامنے جتنے اونٹ، گائیں، اور بکریاں دیکھ رہے ہو یہ سب تیری مزدوری کے ہیں ... تو اس نے وہ تمام چیزیں لے لیں اور ان کو ہانک لے گیا، اور اس میں سے کچھ بھی نہیں چھوڑا۔ یااللہ! اگر میں نے یہ کام محض تیری رضامندی حاصل کرنے کے لئے کیا تھا تو اس مصیبت سے ہم کو نجات دیدے جس میں ہم مبتلا ہیں۔ اللہ کے اس بندے نے مزدور کو اس کی پوری مزدوری دی اس کے حق کو مکمل طور پر محفوظ رکھا اور اس کو کاروبار میں لگا کر مزدور کے ساتھ انتہائی اچھا معاملہ کیا پس اللہ تعالی نے اس کو دنیا ہی

---

(١) متفق عليه واللفظ للبخاري .

میں بدلہ عطا فرمادیا بایں طور کہ اس کی دعا قبول کرلی اور اس کی مصیبت اور پریشانی دور فرمادی اسی اہمیت کی بنا پر رسول اکرم ﷺ نے ہمیں تاکید فرمائی ہے کہ ہم نوکر اور مزدور کو پورا پورا اجر دیا کریں اور بلاتاخیر دیا کریں چنانچہ ارشاد ہے: «أَعْطُوا الْأَجِيرَ أَجْرَهُ قَبْلَ أَنْ يَجِفَّ عَرَقُهُ»[1]. مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اس کی مزدوری دیدیا کرو، الحاصل اللہ رب العزت نے ان تینوں اشخاص کو ان کی مجموعی اور مخلصانہ بھلائیوں کی برکت سے ان کو نجات دیدی اور ان کے نیک اعمال کی بدولت آزمائش اور تکلیف سے چھٹکارا عطا فرمادیا «فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ، فَخَرَجُوا يَمْشُونَ»[2] چنانچہ وہ چٹان مکمل طور پر ہٹ گئی اور غار کا دہانہ پورے طور پر کھل گیا اور وہ تینوں اس غار سے نکل کر چلے گئے بلاشبہ ان تینوں افراد کا چھٹکارا پانا نیک کاموں کی اجتماعیت کا ثمرہ تھا جس کی برکت سے خدائے عزوجل مشکلات اور مصائب کو دور کردیتا ہے اور نیکی کے راستوں کو آسان کردیتا ہے. یااللہ یاکریم! ہم کو اخلاص وللّٰہیت کی توفیق عطا فرما ہم کو دین ودنیا کی بھلائی اور کامیابی عطا فرما اور ہم کو اپنے خاص بندوں میں شامل فرما *** فَاللَّهُمَّ وَفِّقْنَا لِطَاعَتِكَ أَجْمَعِينَ، وَطَاعَةِ رَسُولِكَ مُحَمَّدٍ الْأَمِينِ ﷺ، وَطَاعَةِ مَنْ أَمَرْتَنَا بِطَاعَتِهِ فِي كِتَابِكَ الْمُبِينِ، حِينَ قُلْتَ وَأَنْتَ أَصْدَقُ الْقَائِلِينَ: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ).

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

---

(١) ابن ماجه : ٢٤٤٣.
(٢) متفق عليه واللفظ للبخاري.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَهُ الْحَمْدُ الْحَسَنُ وَالثَّنَاءُ الْجَمِيلُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى التَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

برادرانِ ملتِ اسلامیہ! میرے عزیز دوستو! . یقیناً مذکورہ تینوں افراد نے اس حقیقت کا یقین کرلیا تھا کہ اللہ تبارک وتعالی محض اُنہیں اعمال کو قبول کرتا ہے جو خالص اس کی ذات بابرکات کے لیے کئے گئے ہوں اسی لئے ان میں سے ہر ایک نے عرض کیا: «فَإِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ، فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ». پس اگر میں نے یہ کام محض تیری رضامندی اور خوشنودی کے لئے کیا تھا تو اس مصیبت سے ہم کو نجات دیدے جس میں ہم گرفتار ہیں اور انہوں نے اس بات کو اچھی طرح جان لیا تھا کہ سب سے بہتر نیکیاں جن کے ذریعے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے وہ خدائے عزّوجلّ کی خشیت، بھلائی، امانت ودیانت اور لوگوں کے ساتھ احسان وکرم کا مُعاملہ ہے اس لئے ان اعمال کی برکت سے اللہ تعالی نے ان کی حفاظت اور سلامتی کا فیصلہ فرمادیا اور ان کی مصیبت کو ان سے دور کردیا بلاشبہ یہ قابل تقلید اور

مثالی افراد تھے نبی رحمت ﷺ نے ان کے سچے واقعات اور مخلصانہ اعمال کو اس لئے بیان فرمایا ہے تاکہ اخلاص وللّٰہیت میں احسان وکرم میں اور نیک اعمال میں ہم ان کی پیروی کریں لہذا انسان کو بکثرت اچھے اعمال کرنا چاہیے ہر وقت نیکیوں کا اہتمام کرنا چاہیے اور برائیوں سے مکمل طور پر بچنا چاہیے یہ تمام اعمال اللہ جلّ جلالہ کی رحمت و حفاظت اور اس کی نگرانی حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے: «احْفَظِ اللَّهَ يَحْفَظْكَ، احْفَظِ اللَّهَ تَجِدْهُ أَمَامَكَ، تَعَرَّفْ إِلَيْهِ فِي الرَّخَاءِ، يَعْرِفْكَ فِي الشِّدَّةِ»[1]. اللہ (کے احکام) کی حفاظت کرو وہ تمھاری حفاظت کرے گا اللہ (کے احکام) کی حفاظت کرو تم اس کو اپنے سامنے پاؤگے تم خوشی اور راحت میں اللہ کو پہچانو یعنی اس کے احکام پر عمل کرو وہ (تمھاری) مصیبت میں تم کو پہچانے گا یعنی تمھاری مصیبت کو دور کردے گا اسی طرح والدین کو اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کے دلوں میں اللہ کا خوف اس کی خشیت اس کی رقابت اور نگرانی کو پختہ کرنا چاہیے نیز والدین رشتہ داروں ضعیفوں اور محتاجوں کے ساتھ احسان وکرم کی تعلیم دینی چاہیے اور وقت پر نوکروں کی تنخواہ اور مزدوروں کی مزدوری ادا کرنے کی ترغیب دینی چاہیے آخر میں بارگاہِ رب العزت میں دعا ہے کہ اِلٰہَ العٰلمِیْن ہم کو اپنے مقرب اور مخلص بندوں میں

---

(۱) أحمد: ۲۸۰۳.

شامل فرمالے اوراپنی رحمت وعنایت سے نوازدے *** هَذَا وصَلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، كَمَا أَمَرَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؛ فَقَالَ فِي كِتَابِهِ الْمُبِينِ:(إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا)(١).

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ يَا حَلِيمُ يَا كَرِيمُ، يَا رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، نَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ، اللَّهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ، وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ، وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخَ خَلِيفَةَ بْنَ زَايِدٍ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ، وَاشْمَلْ بِتَوْفِيقِكَ نَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ، وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايِدْ وَالشَّيْخَ مَكْتُومْ وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رِضْوَانِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ. وَارْحَمِ اللَّهُمَّ جَمِيعَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ: الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ، إِنَّكَ سَمِيعٌ قَرِيبٌ مُجِيبُ الدَّعَوَاتِ.

اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الْأَمَانَ وَالِاسْتِقْرَارَ، وَالرَّخَاءَ وَالِازْدِهَارَ، وَزِدْهَا تَقَدُّمًا وَرِفْعَةً، وَتَسَامُحًا وَمَحَبَّةً، وَأَدِمْ عَلَى أَهْلِهَا السَّعَادَةَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

(١) الأحزاب : ٥٦ .

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ؛ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْنَا مِنْهُ وَمَا لَمْ نَعْلَمْ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ؛ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْنَا مِنْهُ وَمَا لَمْ نَعْلَمْ، اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ مِنْهُ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ.

اللَّهُمَّ ارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَقُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْأَبْرَارِ، وَأَدْخِلْهُمُ الْجَنَّةَ مَعَ الْأَخْيَارِ، وَاجْزِ أَهْلِيهِمْ جَزَاءَ الصَّابِرِينَ؛ بِكَرَمِكَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ انْصُرْ قُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْعَرَبِيِّ، وَانْشُرِ الِاسْتِقْرَارَ وَالسَّلَامَ فِي بُلْدَانِ الْمُسْلِمِينَ، وَالْعَالَمِ أَجْمَعِينَ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا غَيْثًا مُغِيثًا هَنِيئًا وَاسِعًا شَامِلًا، اللَّهُمَّ اسْقِنَا مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَاءِ، وَأَنْبِتْ لَنَا مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ.

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ، يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.